احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 8

منگل 24 فروری 2004ء

روزنامہ
الفضل
C.P.L 29
ٹیلی فون نمبر 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

منگل 24 فروری 2004ء 3 محرم 1425 ہجری 24 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 42

جیت لیا دل اپنے عدو کا

مکہ کا ایک سردار صفوان بن امیہ تھا۔ اور فتح مکہ کے وقت یمن بھاگ گیا۔ اس کے چچا عمیر بن وہب نے رسول کریم ﷺ سے اس کی معافی کی درخواست کی۔ آپ نے اسے معاف فرمادیا۔ اور نشان کے طور پر اپنا سیاہ عمامہ بھی عطا فرمایا۔ وہ اپنی معافی کی خبر پر یقین نہ کرتا تھا جب رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے اسے اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے مکہ میں رہائش کی اجازت دی۔ اور پھر چند دن بعد وہ مسلمان ہوگیا۔ (مؤطا امام مالک۔ کتاب النکاح باب نکاح المشرك حديث نمبر 998 سيرت ابن ہشام باب اسلام عمير)

ایک بہت بڑا خلق غصے کو دبانا اور عفو کا سلوک ہے۔

قرآن کریم نے عفو کرنے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے

تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 فروری 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں قرآن کریم۔ احادیث نبویہ اور آنحضرت ﷺ کے عملی نمونہ کی روشنی میں عفو و درگزر کے خلق پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیت 135 تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ جب معاشرہ میں برائیوں کا احساس مٹ جائے تو ایسے معاشرہ میں رہنے والا ہر شخص کچھ نہ کچھ ضرور متاثر ہوتا ہے اور اپنے نفس اور حقوق کے بارے میں زیادہ حساس ہوتا ہے اور دوسرے کی غلطی کو معاف نہیں کرتا۔ فرمایا اس معاشرے میں برداشت اور معاف کرنے کی عادت بالکل نہیں ان حالات میں ہر احمدی کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو اس بگڑے ہوئے معاشرے سے بچانے کی بہت کوشش کرے۔ حضور انور نے سورۃ آل عمران آیت 135 کا ترجمہ پیش فرمایا کہ وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک بہت بڑا اخلق غصے کو دبانا اور لوگوں سے عفو کا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر عفو سے متعلق احکامات دیئے ہیں۔ الاعراف آیت 200 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عفو اختیار کر۔ معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

الشوریٰ آیت 41 میں فرمایا:۔ بدی کا بدلہ، کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے پس جو کوئی معاف کردے بشرطیکہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ حضور انور نے فرمایا اصلاح مدنظر ہونی چاہئے اگر اصلاح کرنے سے اصلاح ہوتی ہے تو معاف کردو لیکن اگر ناقابل اصلاح شخص ہے تو اسے سزا دینی چاہئے۔ لیکن سزا دینا یا بدلہ لینا ہر شخص کا کام نہیں یہ قانون اور نظام جماعت کی ذمہ داری ہے۔ عفو و درگزر سے متعلق حضور نے متعدد احادیث بیان فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والوں سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے درگزر کر۔

حضور نے فرمایا۔ یاد رکھو اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کو معاف کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی تمہاری عزت پہلے سے زیادہ قائم کرے گا کیونکہ عزت اور ذلت خدا کے ہاتھ میں ہے۔

آنحضرت ﷺ کی زندگی اس بات پر گواہ ہے کہ آپ نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف کردیا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔ اس ضمن میں حضور انور نے حضرت نبی کریم ﷺ کے عفو و درگزر کی متعدد مثالیں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر برداشت کا مادہ پیدا ہو جائے تو آدھے سے زیادہ مسائل اور جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں۔ حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی زندگی سے عفو و درگزر کے چند واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر جانی دشمن کی عزت و آبرو کی حفاظت فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود کی تعلیم یہ ہے کہ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اس کا مجھ میں کوئی حصہ نہیں۔ جو نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ بلند حوصلگی کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔ قرآنی تعلیم کو ہمیشہ اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں۔ سنت رسول کی ہمیشہ پیروی کرنے والے ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے والے بنیں۔ آمین

سو سال قبل 1904ء

مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کے وکلاء نے 24 فروری 1904ء کو عدالت میں حضور کے دستخطوں سے بیان پیش کیا۔

نتیجہ مقابلہ بین المجالس 2002-2003

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ فیصل ٹاؤن لاہور اول اور خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار قرار پائی ہے۔

دوم: کوٹ لکھپت لاہور
سوم: ربوہ
چہارم: گلشن پارک لاہور
پنجم: ڈرگ کالونی کراچی
ششم: مصطفیٰ فارم ضلع میرپورخاص
ہفتم: بشیر آباد ضلع حیدرآباد
ہشتم: راج گڑھ لاہور
نہم: علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
دہم: راجن پور شہر

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

IAAAE کا 24واں سالانہ کنونشن

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹ و انجینئرز کا چوبیسواں سالانہ کنونشن مورخہ 7 مارچ 2004ء کو انصار اللہ ہال ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس کنونشن میں مختلف شعبوں کے ماہرین دلچسپ اور مفید موضوعات پر لیکچرز دیں گے۔ نیز شرکاء کی دلچسپی کیلئے صنعتی نمائش کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے (خواہش مند کمپنیاں رابطہ کریں) تمام احباب وخواتین سے اس اہم اور معلوماتی پروگرام میں شرکت کی درخواست ہے نیز دعوت ناموں کیلئے مندرجہ ذیل پتہ جات پر رابطہ کریں:۔

جنرل سیکرٹری و صدر ربوہ چیپٹر
04524-213801-214582
sharis70@hotmail.com
صدر لاہور چیپٹر: 042-7846482

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول اور دین کی ترقی کے لئے اپنے اموال خرچ کریں

چندہ تحریک جدید میں پاکستان دنیا بھر کی جماعتوں میں اول، امریکہ دوم اور جرمنی سوم رہا

(انفاق فی سبیل اللہ کا ایمان افروز مضمون اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 7/نومبر 2003ء بمقام "بیت الفضل" لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 262 تلاوت کی اور فرمایا

آج حسب روایت اور دستور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے۔لیکن اس سے پہلے چند باتیں عرض کروں گا۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کو مختلف طریقوں سے اس کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلاتا ہے اور اس کے طریقے بھی بتاتا ہے۔کہیں فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔کہیں فرما رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ روک کر کہیں اپنے اوپر ہلاکت وارد نہ کر لینا۔کبھی فرماتا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے تم ذاتی طور پر بھی تباہی سے محفوظ رہو گے اور اگر قوم میں قربانی کا جذبہ ہے اور قوم قربانی کر رہی ہے تو قوم بحیثیت مجموعی بھی مجھ سے تباہی سے بچنے کی ضمانت لے۔پھر فرمایا ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو تا کہ اس میں اور برکت پڑے۔چھپا کر بھی خرچ کرو اور اعلانیہ بھی خرچ کرو۔غریبوں کا بھی خیال رکھو، ان کی ضرورتیں بھی پوری کرو اور زکوٰۃ کی طرف بھی توجہ دو تا کہ قومی ضرورتیں بھی پوری ہوں اور غریبوں کی ضرورتیں بھی پوری ہوں۔اور جب تم خرچ کر رہے ہو تو یاد رکھو کہ تم اپنے فائدے کا سودا کر رہے ہو اس لئے کبھی دل میں احسان جتانے کا خیال بھی نہ لاؤ۔اور جب فائدے کا سودا کر رہے ہو تو پھر عقل تو یہی کہتی ہے کہ بہترین حصہ جو ہے وہ سودے میں استعمال کیا جاتا ہے تا کہ فائدہ بھی بہترین شکل میں ہو۔تو اس سے مال میں جو اضافہ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے تمہیں اس نیکی کا ثواب ملنا ہے۔اور اس لئے محبوب چیزوں میں سے خرچ کرو۔جو تمہاری پسندیدہ چیزیں ہیں ان میں سے خرچ کرو، جو بہترین مال ہے اس میں سے خرچ کرو۔اور جتنی کمزوری کی حالت میں یعنی وسعت کی کمی کی حالت میں خرچ کرو گے اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ہو گا۔تو فرمایا کہ بہر حال اللہ تعالیٰ تو ہر اس شخص کو اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا ہے اور نوازتا رہے گا جو اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس کی راہ میں قربانی دیتے ہیں۔اور ہر شخص اپنی ایمانی حالت کے مطابق خرچ کرتا ہے۔**ہر کوئی اپنے مرتبے اور توکل کے مطابق خرچ کرتا ہے اور اس لحاظ سے انبیاء کا ہاتھ سب سے کھلا ہوتا ہے اور انبیاء میں بھی سب سے زیادہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ سب سے زیادہ کھلا تھا۔تبھی تو آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ احد پہاڑ جتنا سونا میرے پاس ہو تو وہ بھی میں تقسیم کر دوں۔انبیاء کے بعد درجہ بدرجہ ہر کوئی اس نیک کام میں حصہ لیتا ہے، اس کا اس کو ثواب بھی ملتا ہے اور اس کے مطابق وہ خرچ بھی کرتا ہے۔**ایک موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا کہ آج میرے گھر میں کافی مال ہے میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں اور آدھا مال لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دل میں خیال کیا کہ آج تو حضرت ابوبکرؓ سے بڑھنے کے قوی امکانات ہیں، ان سے زیادہ قربانی پیش کروں گا۔لیکن تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ اپنا مال لے کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول!۔اس پر حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اپنے آپ سے کہ تم کبھی ابوبکر سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس کی راہ میں خرچ کرنے کے مختلف ذرائع سے ترغیب دلاتا ہے اور یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہو۔ہر بال میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔اور اللہ وسعت عطا عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں لوگوں کی مثال دے رہا ہے لیکن اس سے مراد مومن ہیں۔ایسے ایمان لانے والے جو اللہ کے دین کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور دین کامل اب .... ہی ہے جیسے کہ ہم سب کو معلوم ہی ہے۔اور اس زمانے میں .... مسیح موعود کی جماعت ہی حقیقت میں .... جماعت کہلانے کی حقدار ہے اور یہی مومنین کی جماعت ہے۔اور اس لحاظ سے فی زمانہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے لوگوں سے مراد آپ لوگ ہی ہیں جو اس زمانے کے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بہترین مال خوشدلی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نیک نیت لوگوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ اے لوگو! تم جو میری راہ میں خرچ کرتے ہو میں تمہیں بغیر اجر کے نہیں چھوڑوں گا۔بلکہ طاقت رکھتا ہوں کہ تمہاری اس قربانی کو سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ کر سکتا ہوں۔اور یاد رکھو کہ جیسے جیسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اپنا دل کھولتے جاؤ گے اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت بھی دیتا چلا جائے گا۔تم اس دنیا میں بھی اس کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے اور یہ اجر صرف یہیں ٹھہر نہیں جائے گا بلکہ اگلے جہان میں بھی اجر پاؤ گے۔اور پھر تمہاری نسلوں کو بھی اس کا اجر ملتا رہے گا۔اب دیکھیں ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی کشائش، مالی وسعت ان کے بزرگوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں ہے۔یہ احساس ہمیں اپنے اندر ہمیشہ قائم رکھنا چاہئے، اجاگر کرتے رہنا چاہئے اور اس لحاظ سے بھی بزرگوں کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں اور آئندہ نسلوں کو بھی یہ احساس دلانا چاہئے کہ بزرگوں کی قربانی کے نتیجہ میں ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ نے بہت سارے فضل فرمائے ہیں۔

حضرت امام رازی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

کہتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مال کو بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔اور اس آیت میں اس بڑھا چڑھا کر دینے کی تفصیل بیان کی ہے۔ان دونوں آیات کے درمیان اللہ تعالیٰ نے زندہ کرنے اور مارنے کی اپنی قدرت پر دلائل دیئے ہیں۔اگر یہ قدرت خداوندی نہ ہوتی تو خرچ کرنے کا حکم مستحکم نہ ہوتا۔کیونکہ اگر جزاء سزا دینے والا کوئی وجود نہ ہوتا تو

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خرچ کرنا فضول ٹھہرتا۔ دوسرے لفظوں میں گویا اللہ تعالیٰ خرچ کرنے والے کو یہ کہتا ہے کہ تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے پیدا کیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کیا اور تو میرے اجر اور ثواب دینے کی طاقت سے واقف ہے پس چاہئے کہ تیرا یہ علم تجھے مال خرچ کرنے کی ترغیب دے کیونکہ وہی یعنی خدا تھوڑے کا بہت زیادہ بدلہ دیتا ہے۔ اور یہاں اس بہت زیادہ کی مثال بیان کی ہے کہ جو ایک دانہ بوتا ہے میں اس کے لئے سات بالیاں نکالتا ہوں اور ہر بالی میں (100) دانے ہوتے ہیں تو گویا ایک سے سات سو دانے ہو جاتے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ (۔) وہ خدا کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں میں سبیل اللہ سے مراد "دین" ہے کہ خدا کے دین میں خرچ کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ:

"اگر تم دینی کاموں کے لئے اپنے اموال خرچ کرو گے تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا۔ جس کی طرف (۔) میں اشارہ ہے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بے شک بڑی قربانیاں کی تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے رسول کا پہلا خلیفہ بنا کر انہیں جس عظیم الشان انعام سے نوازا اس کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں بھلا کیا حیثیت رکھتی تھیں۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے بہت کچھ دیا مگر انہوں نے کتنا بڑا انعام پایا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی جو کچھ خرچ کیا اس سے لاکھوں گنا زیادہ انہوں نے اسی دنیا میں پالیا۔ اسی طرح ہم فرداً فرداً صحابہؓ کا حال دیکھتے ہیں۔ تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک نظر آتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ہی دیکھ لو۔ لکھتے ہیں کہ "جب وہ فوت ہوئے تو ان کے پاس تین کروڑ روپیہ جمع تھا۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کرتے رہے۔ اسی طرح صحابہؓ نے اپنے وطن کو چھوڑا تو ان کو بہتر وطن ملے۔ بہن بھائی چھوڑے تو ان کو بہتر بہن بھائی ملے۔ اپنے ماں باپ کو چھوڑا۔ تو ماں باپ سے بہتر محبت کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی جزائے نیک سے محروم نہیں رہا۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 604)

حضرت مصلح موعود اس بارہ میں مزید لکھتے ہیں:

"........ کہہ کر بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام دینے میں بخل تو تب ہو جبکہ خدا تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو۔ مگر وہ تو بڑی وسعت والا اور بڑی فراخی والا ہے اور پھر وہ علیم بھی ہے۔ جانتا ہے کہ وہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی شخص کروڑوں گنا انعام کا بھی مستحق ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اسے یہ انعام دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ **دنیا میں ہم روزانہ یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ زمیندار زمین میں ایک دانہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سات سو گنا بنا کر واپس دیتا ہے۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔** اگر انتہائی حد مقرر کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو محدود ماننا پڑتا۔ جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا۔ اسی لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو گنا بدلہ ملے گا۔ اور زیادہ کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کے انواع کی کوئی انتہا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو انجیل میں صرف اتنا فرمایا تھا کہ "اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں"۔ (متی باب 6 آیت :20) لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے خزانے میں اپنا مال جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ اسے کوئی چرائے گا نہیں بلکہ تمہیں کم از کم ایک کے بدلہ میں سات سو انعام ملیں گے۔ اور اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ پھر مسیحؑ کہتے ہیں کہ وہاں غلہ کو کوئی کیڑا نہیں کھا سکتا۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ صرف کیڑے سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ ایک سے سات سو گنا ہو کر واپس ملتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مدد کا محتاج نہیں مگر وہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے اگر کسی کام کے کرنے کے انہیں موقع دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ ان کے مدارج کو بلند کرنا چاہتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 604-605)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ:

"خوب یاد رکھو کہ انبیاء جو چندے مانگتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ انہی چندہ دینے والوں کو کچھ دلانے کے لئے۔ اللہ کے حضور دلانے کی بہت سی راہیں ہیں ان میں سے یہ بھی ایک راہ ہے جس کا ذکر پہلے شروع سورۃ میں (۔) (بقرہ:4) سے کیا۔ پھر (۔) (بقرہ:178) میں۔ پھر اسی پارہ میں (۔) (بقرہ:255) سے۔ مگر اب کھول کر مسئلہ انفاق فی سبیل اللہ بیان کیا جاتا ہے۔ انجیل میں ایک فقرہ ہے کہ جو کوئی مانگے تو اسے دے۔ مگر دیکھو قرآن مجید نے اس مضمون کو پانچ رکوع میں ختم کیا ہے۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ کسی کو کیوں دے؟ سو اس کا بیان فرماتا ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔ خرچ کرنے والے کی ایک مثال تو یہ ہے کہ جیسے کوئی بیج زمین میں ڈالتا ہے مثل باجرے کے پھر اس میں کئی بالیاں لگتی ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں: (۔) بعض مقام پر ایک کے بدلہ میں دس اور بعض میں ایک کے بدلہ میں سات سو کا ذکر ہے۔ یہ ضرورت، اندازہ، وقت و موقع کے لحاظ سے فرق ہے۔ مثلاً ایک شخص ہے دریا کے کنارے پر۔ سردی کا موسم ہے۔ بارش ہو رہی ہے۔ ایسی حالت میں کسی کو گلاس بھر کر دے دے تو کونسی بڑی بات ہے لیکن اگر ایک شخص کسی کو جبکہ وہ جنگل میں دوپہر کے وقت تڑپ رہا ہے پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہو، محرقہ میں گرفتار، پانی دے دے تو وہ عظیم الشان نیکی ہے۔ پس اس قسم کے فرق کے لحاظ سے اجروں میں فرق ہے۔

پھر آپ ایک مثال بیان کرتے ہیں حضرت رابعہ بصری کی ایک دفعہ گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں تو بیس مہمان آ گئے اور گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں۔ انہوں نے ملازمہ سے کہا کہ یہ دو روٹیاں بھی جا کر کسی کو دے آؤ۔ ملازمہ بڑی پریشان اور اس نے خیال کیا کہ یہ نیک لوگ بھی عجیب بیوقوف ہوتے ہیں۔ گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں اور جو تھوڑی بہت روٹی ہے یہ کہتی ہیں کہ غریبوں میں بانٹ آؤ۔ تو تھوڑی دیر کے بعد باہر سے آواز آئی، ایک عورت آئی، کسی امیر عورت نے بھیجا تھا، اٹھارہ روٹیاں لے کر آئی۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے واپس کر دیں کہ یہ میری نہیں ہیں۔ اس ملازمہ نے پھر کہا کہ آپ رکھ لیں، روٹی اللہ تعالیٰ نے بھیج دی ہے۔ فرمایا نہیں یہ میری نہیں ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ہمسائی امیر عورت تھی اس کی آواز آئی کہ یہ تم کہاں چلی گئی ہو۔ رابعہ بصری کے ہاں تو بیس روٹیاں لے جانی تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے جو دو روٹیاں بھیجی تھیں اللہ تعالیٰ سے سودا کیا تھا کہ وہ دس گنا کر کے مجھے واپس بھیجے گا۔ تو دو کے بدلہ میں بیس آنی چاہئیں تھیں یہ اٹھارہ میری تھیں نہیں۔ تو حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں کہ یہ سچ ہے اور مجھے بھی اس کا تجربہ ہے اور میں نے کئی دفعہ آزمایا ہے۔ لیکن ساتھ آپ یہ بھی فرما رہے ہیں کہ خدا کا امتحان نہ لو۔ کیونکہ خدا کو تمہارے امتحانوں کی پرواہ نہیں ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ یہ تو سوال ہو گیا کہ کیوں دے۔ اب بتاتا ہوں کہ کس طرح دے۔ اول تو یہ کہ محض ابتغاء مرضات اللہ دے، احسان نہ جتائے۔ پہلی بات یہ تھی کہ کیوں دے۔ اس لئے دے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر دینا ضروری ہے۔ پھر کس طرح دو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے لئے دو نہ کہ احسان جتانے کے لئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو (100) دانے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں اور

اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا''۔(چشمۂ معرفت صفحہ 162)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''تعبیر الرویا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔اسی لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے(یعنی مالی قربانی کی بھی بہت اہمیت ہے)۔انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے۔اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل وقال سے کچھ نہیں بنتا جب تک عملی رنگ میں لاکر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔صدقہ اس کو اسی لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے''۔

(الحکم جلد 2 نمبر 2)

حدیث میں آیا ہے۔حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔''

(ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب فضل النفقة فی سبیل اللّٰہ)

پھر ایک حدیث ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں سب سخیوں سے بڑے سخی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر میں تمام انسانوں میں سے (یعنی اپنے بارہ میں فرمارہے ہیں) سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد از علامہ ہیثمی جلد 9 صفحہ 13 بیروت)

سعد بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز روزہ اور ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کئے گئے مال کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے۔پس یہ خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے مالی قربانیاں دیں کہ ان دنوں میں، یہ روزوں کا مہینہ بھی ہے اور روزوں کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی یا نمازوں کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔تو اگر اس طرف پوری توجہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ جو تمہاری مالی قربانیاں ہیں ان کو میں سات سو گنا بڑھا دوں گا۔

ایک روایت ہے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟۔آپؐ نے فرمایا: سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو۔اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔صدقہ و خیرات میں دیر نہ کر کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری جان حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا دے دو۔فرمایا کہ وہ مال تو اب تیرا رہا ہی نہیں وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا ہے۔اس لئے صحت کی حالت میں چندوں اور صدقات کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔بادل گھرے ہوئے تھے۔اس نے بادل میں سے آواز سنی کہ بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا۔ پتھریلی سطح مرتفع (نیچے چٹانیں تھیں جہاں، وہاں) پر بارش برسنی شروع ہو گئی۔ پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنا شروع ہو گیا۔وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا۔کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک کدال سے پانی ادھر ادھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سنا تھا۔پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔اے اللہ کے بندے؟ تم بتاؤ کہ تمہیں میرا نام پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟ اس نے کہا کہ میں نے اس بادل سے جس بادل کا تم پانی لگا رہے ہو آواز سنی تھی کہ اے بادل! فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔تو تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا بدلہ تم کو مل رہا ہے۔باغ کے مالک نے کہا کہ اگر آپ سننا چاہتے ہیں تو سنیں۔**میرا طریقہ یہ ہے کہ اس باغ میں سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔اور ایک تہائی اپنے اور اہل و عیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں۔اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔یہ ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو کاروباری ہوں یا ملازم پیشہ ہوں۔تو اس آمد میں سے جتنا بھی چندہ آپ نے دینا ہوتا ہے نکال کر ہر مہینہ یا ہر کاروبار کے منافع کے وقت علیحدہ کر لیا کریں تو بڑی سہولت رہتی ہے۔اور سال کے آخر میں پھر بوجھ نہیں پڑتا۔**

ایک حدیث ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔اپنے روپوؤں کی تھیلی کا منہ (بخل کی راہ سے) بند کر کے نہ بیٹھ جاؤ یعنی کنجوسی سے دبا کر نہ رکھو۔ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔کیونکہ اگر روپیہ نکلے گا نہیں تو آئے گا بھی نہیں۔اور جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریض علی الصدقة)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ کہ ابتدائی ایام میں، جو شروع کے دن تھے، چندے وغیرہ مقرر نہ ہوئے تھے اور جماعت کی تعداد بھی تھوڑی تھی۔ایک دفعہ کثیر تعداد میں مہمان آ گئے۔اس وقت خرچ کی دقت تھی۔حضرت میر ناصر نواب صاحب نے میرے روبرو حضرت اقدس سے خرچ کی کمی کا ذکر کیا۔اور یہ بھی کہا کہ مہمان زیادہ آ گئے ہیں۔آپ گھر گئے، حضرت (اماں جان) کا زیور لیا اور میر صاحب کو دیا کہ اس کو فروخت کر کے گزارہ چلائیں۔

پھر دوسرے تیسرے دن، وہ زیور کی جو آمد ہوئی تھی، روپیہ آیا تھا، ختم ہو گیا۔میر صاحب پھر حاضر ہوئے اور اخراجات کی زیادتی کے بارہ میں ذکر کیا۔حضور نے فرمایا کہ ہم نے مسنون طریقے پر ظاہر اسباب کی رعایت کر لی ہے اب وہ خود انتظام کرے گا۔یعنی جو مسنون طریقہ تھا جو ہمارے پاس تھا وہ تو ہم نے دے دیا ہے، خرچ کر لیا ہے اب خدا تعالیٰ خود انتظام کرے گا جس کے مہمان ہیں۔کہتے ہیں کہ دوسرے ہی دن اس قدر روپیہ بذریعہ منی آرڈر پہنچا کہ سینکڑوں تک نوبت پہنچ گئی۔اس زمانہ میں سینکڑوں بھی بہت قیمت رکھنے والے تھے۔پھر آپ نے توکل پر تقریر فرمائی، فرمایا: جبکہ دنیادار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپے پر اعتبار ہوتا ہے کہ حسب ضرورت جس قدر چاہے گا صندوق کھول کر نکال لے گا۔ایسا ہی متوکل کو خدا تعالیٰ پر یقین اور بھروسہ ہوتا ہے کہ جس وقت چاہے گا نکال لے گا۔اور اللہ کا ایسا ہی سلوک ہوتا ہے۔

تو دیکھیں اس سے ہمیں سبق مل رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں کی ضرورتیں پوری کر لیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری بہتری کی خاطر، ہماری بھلائی کے لئے، ہمیں بھی ان خوش قسمتوں میں شامل کر لیا ہے جو ان نیک کاموں میں شامل ہوتے ہیں اور ثواب حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود حضرت حکیم نورالدین صاحب کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہردم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں۔لکھتے ہیں: ''میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔حضرت پیرومرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں''۔ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 36,35)

یعنی جو خریدار ہیں براہین احمدیہ کے اس وقت اگر وہ ادائیگی نہیں کر پا رہے تو مجھے اجازت دیں میں وہ ساری ادائیگی اپنی طرف سے کر دیتا ہوں۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ (۔) اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور (۔) دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ جب یہ حالت ہوگئی ہے تو اب (۔) کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ .... کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔ (ملفوظات جلد نمبر 8 صفحہ 394,393)

اب میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرنے سے پہلے گزشتہ سال میں کیا کچھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی بتانے سے پہلے مختصراً بتاتا ہوں کہ یہ سال جیسا کہ ہر ایک کو پتہ ہے 31 اکتوبر کو ختم ہوتا ہے اس وقت تک جو اعداد و شمار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت نے مجموعی طور پر جو قربانی کی ہے وہ 28 لاکھ 12 ہزار پاؤنڈ کی ادائیگی ہے۔ اور یہ ادائیگی گزشتہ سال سے تین لاکھ ساٹھ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

گزشتہ سال کی جو ادائیگی تھی اس میں اتنا بڑا جمپ تھا کہ خیال تھا کہ شاید اس سال اس میں زیادہ وصولی نہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے جو ہمیشہ اپنے فضلوں سے جماعت کو نوازتا ہے۔ اس دفعہ بھی گزشتہ سال سے بڑھ کر زائد ادائیگی کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔

اور اب چونکہ بعض جماعتوں کا ان کی قربانیوں کے لحاظ سے نمبروار تفصیل بھی بیان کی جاتی ہے وہ میں بیان کروں گا کیونکہ بہت ساری جگہوں پر امراء اور سیکرٹریان تحریک جدید بڑی بے قراری کے ساتھ انتظار کر رہے ہوں گے کہ پتہ لگے کہ کیا نتائج سامنے آئے ہیں۔ تو اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کی جماعت نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھا ہے اور پوری دنیا کی جماعتوں میں وہی اوّل رہی ہے اور انہی کو یہ اعزاز ملا ہے۔ پاکستان ایسا ملک ہے جہاں مجموعی وصولی کے لحاظ سے بھی اور تحریک جدید کے مجاہدین کے اعتبار سے بھی سب سے آگے ہے۔ باوجود اس کے کہ کچھ عرصہ سے وکیل المال صاحب پریشان تھے کہ پتہ نہیں کیا ہوگا اور بڑی فیکسیں آ رہی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اور ان کی جو بھی خواہش تھی، جو ٹارگٹ تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔

اور اس کے بعد امریکہ کا نمبر آتا ہے۔ وہاں بھی امیر صاحب کا خیال تھا کہ اقتصادی لحاظ سے حالات متاثر ہوئے ہیں۔ پتہ نہیں وہ قربانی جو ان کے ذہن میں ہے اتنا معیار حاصل ہو سکے یا نہ۔ لیکن اس سال بھی امریکہ گزشتہ سال کی نسبت نمایاں ادائیگی کر کے پاکستان سے باہر کے ملکوں میں دنیا بھر کی جماعتوں میں اول ہے۔ اور یہ بھی بتاتا چلوں کہ امریکہ میں جو آٹھ فیصد ادائیگی ہے اس کی شرح بھی تمام دنیا کی جماعتوں سے زیادہ رہی ہے۔ اور اس کے لحاظ سے جرمنی کی جماعت تیسرے نمبر ہے۔ اور جرمنی کی یہ خاصیت رہی کہ اس جماعت کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 95 فیصد احباب جماعت تحریک جدید میں شامل ہیں۔ ماشاء اللہ۔

اب مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتوں کی ترتیب کیا ہے وہ بتا دیتا ہوں۔ نمبر ایک پاکستان، نمبر دو امریکہ، نمبر تین جرمنی نمبر چار برطانیہ، نمبر پانچ کینیڈا، نمبر چھ بھارت، نمبر سات ماریشس، نمبر آٹھ سوئٹزرلینڈ، نمبر 9 آسٹریلیا اور نمبر دس بلجیئم۔ برطانیہ نمبر 4۔ پہ الحمد للہ بڑا اچھا ہے یہ بھی کافی بہتری ہے جو میں آگے بیان کروں گا۔

مڈل ایسٹ کی جماعتوں میں سعودی عرب، ابوظہبی اور افریقہ میں نائیجیریا قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے پیار کی نگاہ رکھے اور فضلوں سے نوازتا رہے۔

اب تحریک جدید کے مجاہدین کی تعداد کے بارہ میں بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تعداد تین لاکھ 84 ہزار 500 سے بڑھ گئی ہے۔ اور گزشتہ سال کے مقابلہ پر اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مجاہدین میں 30 ہزار 400 افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اس اضافہ میں بھی پہلے نمبر پر ہندوستان، پھر پاکستان، برطانیہ اور کینیڈا کی جماعتیں ہیں۔ برطانیہ میں گزشتہ سال کی نسبت 1910ء نئے مجاہدین تحریک جدید میں شامل کئے ہیں جو ایک بڑا اچھا حوصلہ افزا قدم ہے۔ اور ان کے اضافہ بھی ہوا ہے اس لحاظ سے کہ بیت الفتوح میں بھی انہوں نے خرچ کیا اور جماعتوں میں .... بن رہی ہیں وہاں بھی اخراجات ہو رہے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی برطانیہ کا قدم ماشاء اللہ ترقی کی طرف ہے۔

پھر کینیڈا اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ تجنید کے لحاظ سے 75 فیصد احباب جماعت تحریک جدید میں شامل ہو چکے ہیں۔ تو اوسط فی کس کے حساب سے جو پانچ جماعتیں ہیں ان کا بتا دوں کہ چندہ دینے میں جو معیاری ہیں۔ نمبر ایک امریکہ، نمبر دو سوئٹزرلینڈ، نمبر تین برطانیہ، نمبر چار بلجیئم اور نمبر پانچ آسٹریلیا۔ پاکستان کے روایتاً اضلاع کے نام بھی پڑھے جاتے ہیں جنہوں نے مالی قربانی میں نمایاں حصہ لیا ہوتا ہے۔ ویسے بھی اس کا اپنا ایک مقام ہے۔

تو پاکستان میں اول لاہور رہا ہے، دوئم ربوہ اور سوئم کراچی۔ اس کے علاوہ راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان، میرپور خاص، مردان، شیخوپورہ، جھنگ، بہاولنگر، ڈیرہ غازی خان، وہاڑی، واہ کینٹ، کنری، گجرات، ایبٹ آباد، میانوالی، راجن پور، مظفر گڑھ، بشیر آباد سندھ اور چک نمبر 166 مراد کی جماعتیں ہیں۔

یہ جماعتوں کا تھا ضلعوں کا نہیں تھا۔ اور ضلعی سطح پر قربانی کرنے والے جو ہیں وہ ہیں سیالکوٹ، فیصل آباد، گوجرانوالہ، نارووال، جہلم، میرپور خاص، منڈی بہاؤالدین، میرپور آزاد کشمیر، خانیوال، بدین اور ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

اب یہ اعداد و شمار تو سامنے آ گئے۔ اب اس کے ساتھ میں تحریک جدید کے دفتر اول کے سال ستر (70) اور دفتر دوم کے سال ساٹھ (60) اور دفتر سوم کے انتالیسویں سال اور دفتر چہارم کے انیسویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان مالی قربانی کرنے والوں کو کشائش عطا فرمائے، مالی وسعت عطا فرمائے، ان کو پہلے سے بڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعتوں کو بھی توفیق دے کہ زیادہ سے زیادہ افراد کو اس میں شامل کریں۔

حضرت مصلح موعود جو تحریک جدید کے بانی تھے فرماتے ہیں:

''یاد رکھو، تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اس کو ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی وہ ان کو دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے (۔) کی تاریخ میں زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: پس ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو۔ بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے اور رسمی طور پر انہیں اپنے ساتھ شامل کیا جائے۔ مثلاً اپنے وعدے کے ساتھ ان کی طرف سے کچھ حصہ ڈال دے چاہے ایک پیسہ ہو، دو پیسے ہوں یا ایک آنہ ہو (یہ وہاں کے سکے ہیں) اس سے ان کے دلوں میں تحریک ہوگی۔ بلکہ بجائے بچے کی طرف سے خود وعدہ لکھوانے کے اسے کہو کہ خود وعدہ لکھوائے۔ اس سے اس کے اندر یہ احساس پیدا ہوگا کہ میں چندہ دے رہا ہوں۔ بعض لوگ بچوں کی طرف سے چندہ لکھوا دیتے ہیں لیکن انہیں

بتاتے نہیں۔ بچے کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سوال کرتا ہے۔ جب تم اسے کہو گے کہ جاؤ اپنی طرف سے چندہ لکھواؤ تو وہ پوچھے گا کہ چندہ کیا ہوتا ہے۔ اور جب تم چندہ کی تشریح کرو گے۔ وہ پھر پوچھے گا کہ چندہ کیوں ہے تو تم اس کے سامنے .... کی مشکلات اور خوبیاں بیان کرو گے۔ بچے کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سوال کرتا ہے۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو اس کے اندر ایک نئی روح پیدا ہوگی اور بچپن سے ان کے اندر (۔) کی خدمت کی رغبت پیدا ہوگی۔

اپنی اولاد کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''جب تک دنیا کے چپہ چپہ میں (۔) نہ پھیل جائے اور دنیا کے تمام لوگ (۔) قبول نہ کرلیں اس وقت تک (۔) کی (۔) میں وہ کبھی کوتاہی سے کام نہ لیں۔ خصوصاً اپنی اولاد کو میری یہ وصیت ہے کہ وہ قیامت تک (۔) کے جھنڈے کو بلند رکھیں اور اپنی اولاد در اولاد کو نصیحت کرتے چلے جائیں کہ انہوں نے (۔) کی (۔) کو کبھی نہیں چھوڑنا اور مرتے دم تک (۔) کے جھنڈے کو بلند رکھنا ہے۔''

(الفضل 17/ فروری 1960ء صفحہ 2 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 153-154)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان وعرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے (یعنی اپنے پاکیزہ اموال سے) اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت ومقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور ہمیشہ ہماری توفیق کو بڑھاتا رہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے اس مشن کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں اور اپنی نسلوں میں بھی یہ قربانی کا جذبہ پیدا کرنے والے ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 2/ جنوری 2004ء)

''پیغام صلح'' کے چند اہم مضامین

مختصر سوال وجواب کی شکل میں

فرخ سلطانی

یہ کتاب حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے صرف دو دن قبل تحریر فرمائی تھی۔ اس میں حضور نے برصغیر کی دو بڑی قوموں میں صلح اور رواداری پیدا کرنے کی ایک دردمندانہ اپیل فرمائی ہے۔ یہ کتاب روحانی خزائن جلد 23 میں 50 صفحات پر مشتمل ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں کن دو قوموں کو صلح کی طرف بلایا ہے؟
جواب: ہندو، مسلمان
سوال: حضور نے کن دو مقامات پر بابا نانک کے تبرکات کو اسلام کی صداقت کے طور پر پیش کیا ہے؟
جواب: ڈیرہ نانک، گورو ہر سہارے ضلع فیروز پور
سوال: ہندوؤں کا آخری اوتار کون تھا؟
جواب: بابا نانک۔
سوال: یہ قول کس کا ہے ''نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں''
جواب: حضرت مسیح علیہ السلام
سوال: عبرانیوں کے مذہب نے خدا کا تخت گاہ کس ملک کو قرار دیا ہے؟
جواب: شام
سوال: اگر ہندو رسول اللہؐ کو سچا نبی مان لیں اور توہین چھوڑ دیں تو حضور نے جواباً کس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کا وعدہ کیا؟
جواب: ہم ہمیشہ وید کے مصدق رہیں گے اور رشیوں کا نام محبت اور تعظیم سے لیں گے۔
سوال: اس شرط کی خلاف ورزی پر حضور نے کتنا تاوان تجویز فرمایا ہے؟
جواب: 3 لاکھ روپے
سوال: ہندوستان میں تمام بغضوں اور کینوں کی جڑ کیا ہے؟
جواب: مذہب
سوال: حضور نے مسلمانوں کی کیا تعداد درج فرمائی ہے؟
جواب: 20 کروڑ
سوال: پادری فنڈل نے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ میں سب سے بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی۔ کتاب کا نام بتائیں؟
جواب: میزان الحق۔
سوال: بنی اسرائیل کتنا عرصہ غلامی میں رہے؟
جواب: 400 سال
سوال: خدا نے قانون قدرت میں مصائب کو کتنی قسم پر تقسیم کیا ہے؟
جواب: 5
سوال: خالی جگہ پر کریں؟
ایمان .... ہے۔ نیک کام .... ہے۔
مجاہدات .... ہیں۔
جواب: حج۔ مدینہ۔ حل
سوال: یہ لیکچر حضور کی وفات کے بعد کس تاریخ کو پڑھا گیا؟
جواب: 21 جون 1908ء
سوال: آریوں کا عقیدہ ہے کہ صرف ہندوستان سے ہی رشی منتخب کئے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد کتنی ہے؟
جواب: 4
سوال:۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے اور انہوں نے حج بھی کیا ان کا نام کیا ہے؟
جواب: بابا نانک
سوال: پارسی اپنے مذہب کی بنیاد وید سے کتنے سال پہلے بتلاتے ہیں؟
جواب: کئی ارب سال

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

اور اس کی اہمیت وافادیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ معاملہ بظاہر چھوٹا سا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ اپنے اندر اتنے فوائد اور اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اندازہ الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل دنیا کی اقتصادی حالت اور اخلاقی حالت اور اس کے نتیجہ میں مذہبی حالت جو ہے اس پر علاوہ دینی مسائل کے جو چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان میں سے یہ مسئلہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اقتصادی اور اخلاقی حالت کی تباہی بہت کچھ مبنی ہے ان دو باتوں پر کہ دنیا میں بعض کام کرنا چاہتے ہیں اور ان کو کام نہیں ملتا اور بعض ایسے لوگ ہیں کہ انہیں کام کے مواقع میسر ہیں مگر وہ کام کرتے نہیں۔''

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

سہ سالہ انتخاب عہدیداران

جماعت ہائے پاکستان

(از یکم جولائی 2004ء تا 30 جون 2007ء)

جماعتہائے پاکستان کی آگاہی کیلئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30 جون 2004ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ سہ سالہ ٹرم از یکم جولائی 2004ء تا 30 جون 2007ء کیلئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد کروائے جانے کی درخواست ہے۔ براہ مہربانی 30۔ اپریل 2004ء تک تمام عہدیداران کے انتخاب مکمل کروا کر دفتر نظارت علیا میں بھجوا دیئے جائیں تا کہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

نیز اس بات کا خاص التزام کیا جائے کہ انتخاب عہدیداران قواعد کے مطابق ہوں تا کہ قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

امراء مقامی وصدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ یا مجلس انتخاب کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جن کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کیلئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ زیادہ بہتر صورت یہ ہوگی کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ، معلمین، انسپکٹران بیت المال آمد اور امیر صاحب ضلع یا ان کے مقرر کردہ نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35880 میں عائشہ مبشرہ بنت چوہدری محمد اکرم خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو شکریال اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ایک تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ مبشرہ بنت چوہدری محمد اکرم خان اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اکرم خان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد عمران احسن خان برادر موصیہ

مسل نمبر 35881 میں منورہ صدیقہ زوجہ محمد احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو شکریال اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/100000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 25 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ منورہ صدیقہ زوجہ محمد احمد نیو شکریال اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اکرم خان ولد ڈاکٹر محمد انور خان صاحب اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 محمد احمد ولد مبارک احمد اسلام آباد

مسل نمبر 35882 میں نصیر احمد خالد ولد چوہدری بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ ٹیچر عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نصیر احمد خالد ولد چوہدری بشیر احمد سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد شاکر وصیت نمبر 33361 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 25046

مسل نمبر 35883 میں محمد اشرف طاہر ولد چوہدری احمد خان قوم سندھو پیشہ پنشنر عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 15 کنال ساڑھے پندرہ مرلے واقع چک نمبر 43 جنوبی ضلع سرگودھا مالیتی -/500000 روپے۔ پلاٹ رقبہ 5 مرلے واقع سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا مالیتی -/175000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اشرف طاہر ولد چوہدری احمد خان سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا گواہ شد نمبر 1 شہزاد احمد پسر موصی گواہ شد نمبر 2 سجاد احمد پسر موصی

مسل نمبر 35884 میں عذرا پروین زوجہ چوہدری غلام احمد قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 71 جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/49000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت خورد ونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عذرا پروین زوجہ چوہدری غلام احمد 71 جنوبی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 چوہدری غلام احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 خالد جبار ولد چوہدری فضل احمد وڑائچ 71 جنوبی ضلع سرگودھا

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم عبدالستار بدر صاحب سیکرٹری مال دارالصدر غربی ربوہ لکھتے ہیں میرے بیٹے مکرم ودود احمد بدر صاحب مقیم جرمنی کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ نصیرہ طاہر صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ حلقہ غربی گوجرانوالہ مورخہ 8 فروری 2004ء بروز اتوار بمقام گلشن آباد گوجرانوالہ میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر نکاح کا اعلان مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ نے بعوض 6000 یورو حق مہر پر کیا۔ دوسرے روز مورخہ 9 فروری بروز سوموار ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر دعا مکرم منیر الدین احمد صاحب نے کرائی۔ مکرم ودود احمد صاحب ٹھیکیدار بدر الدین صاحب کے پوتے اور مکرمہ نصیرہ صاحبہ مکرم محمود احمد صاحب سابق اکاؤنٹ آفیسر آئی کھیوڑہ کی پوتی ہیں۔ شادی کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب کوثری۔ حیدر آباد سے لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھانجے مکرم عبدالباسط حقانی صاحب سابق سفیر وہائی کمشنر سری لنکا ابن پروفیسر خواجہ عبدالعزیز صاحب (علیگ) مرحوم امریکہ میں وفات پا گئے ہیں۔ مکرم حافظ سمیع اللہ صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ اور ان کی تدفین امانتاً امریکہ میں ہی ہوئی۔ موصوف حکومت پاکستان کی طرف سے سفیر وہائی کمشنر روس (ماسکو) امریکہ۔ بیلجیئم۔ اٹلی۔ کولمبو اور سری لنکا رہے۔ آپ محترم خواجہ محمد امین صاحب رفیق مسیح موعود کے پوتے اور محترم خواجہ غلام نبی صاحب رفیق مسیح موعود کے نواسے تھے۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

سیکرٹریان تعلیم جماعت متوجہ ہوں

○ آئندہ کچھ عرصہ تک میٹرک، ایف اے اور ایف ایس سی کے امتحانات کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں ہزاروں احمدی طلباء و طالبات شامل ہونگے اس لئے آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان دنوں میں خاص طور پر ان سے اور ان کے والدین سے رابطہ رکھیں اور ان کی حوصلہ افزائی اور مناسب کوچنگ کرتے رہیں تاکہ یہ طلبا اپنے خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے مفید وجود ثابت ہوں اس کے علاوہ اپنے ضلع کے پیشہ ور طلبہ سے بھی اس سلسلہ میں مدد حاصل کریں تاکہ یہ طلباء و طالبات امتحانات کے بعد مستقبل کیلئے آپ سے رہنمائی حاصل کرسکیں۔ اگر کوئی مشکل ہو تو نظارت سے ضرور رابطہ کریں اور اپنی مساعی کی رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں (جزاکم اللہ) (نظارت تعلیم)

22-K اور 21-K کے نفیس زیورات

عمران جیولرز

فون شو روم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

New BALENO

...New look, better comfort

SUZUKI

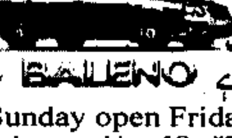

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے

BALENO

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore

Tel: 5712119 5873384

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)

معدہ و پیٹ کی تکالیف

تیزابیت، جلن، درد، السر، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک خون کی کمی کے لئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)	ٹنی بر Q
رعائتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصل "ٹنی بر" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم بشارت احمد صاحب کارکن الفضل و مکرمہ طاہرہ بشارت صاحبہ کو مورخہ 15 فروری 2004ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "فراست احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سلطان احمد صاحب طاہر آباد ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب آف قطب پور ضلع لودھراں کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، سعادت مند والدین کیلئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔

تدوین تاریخ احمدیت ضلع بہاولپور

جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور کی تاریخ مدون کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں تمام احباب سے درخواست ہے کہ ان کے پاس کسی قسم کی مستند معلومات بالخصوص بہاولپور سے تعلق رکھنے والے بزرگان جماعت کے حالات یا جماعت بہاولپور سے متعلق اخبارات یا رسائل میں شائع ہونے والی خبروں / تحریروں کے تراشے موجود ہوں تو درج ذیل ایڈریس پر پہنچا دیں۔ بہت شکریہ

چوہدری نذیر احمد

A-13 کمرشل کالونی بہاولپور

درخواست دعا

مکرم محمد اسلم قریشی صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کا پوتا مظہر احمد (واقف نو) کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی کامل صحت یابی اور تندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مدثر احمد قریشی صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق لکھتے ہیں۔ خاکسار کے نانا مکرم عطا محمد قریشی صاحب کسراں ضلع اٹک بیمار ہیں۔ اور PAF کامرہ میں زیر علاج ہیں۔ انہیں دمہ اور شوگر کی تکلیف ہے۔ ان کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اسلم خالد صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ محمد حسین صاحب)

مکرم محمد اسلم خالد صاحب ابن مکرم شیخ محمد حسین صاحب حال مقیم یو کے۔ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 2/6 دارالنصر (ج) ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور معاہدہ غیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ سیدہ شمیم صاحبہ (دختر)

(2) محترمہ سیدہ صفیہ بشیر احمد صاحبہ (دختر)

(3) محترمہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ (دختر)

(4) مکرم محمد اسلم خالد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضرورت انسپکٹران

تحریک جدید میں دوران سال انسپکٹران کی متوقع ضرورت کے پیش نظر درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں تعلیمی سندات، قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ فروری 2004ء تک امیر / پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ امیدوار کا ایف۔ اے / ایف ایس سی میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ بی اے / بی ایس سی والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ امیدوار کی عمر 45 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ معیار پر پورا اترنے والے امیدواران کا تحریری امتحان مورخہ 29 فروری 2004ء بروز اتوار صبح 10:00 بجے بیت الحمود (کوارٹرز تحریک جدید) میں ہوگا۔ تحریری امتحان کے لئے نصاب حسب ذیل ہوگا۔

1۔ قرآن مجید۔ پہلا نصف پارہ (ترجمہ کے ساتھ)
2۔ نماز مکمل۔ ترجمہ کے ساتھ
3۔ حدیث۔ پہلی دس احادیث (چالیس جواہر پارے)
4۔ کتب حضرت مسیح موعود۔ اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح
5۔ انگریزی / حساب۔ مطابق معیار F.Sc/F.A
6۔ عام دینی معلومات (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

(فون 04524-213563 فیکس: 04524-212296)

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کرنل (ر) سلیم احمد ناصر صاحب کے دماغ کی رسولی کا آپریشن 18 فروری کو ہو گیا ہے۔ اب وہ انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں ہیں۔ جماعت کے بزرگوں اور دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم اقبال احمد نجم صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم اشتیاق احمد شاکر صاحب اوسلو ناروے میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ انجیو گرافی ہوئی ہے اور عنقریب بائی پاس آپریشن ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم حکیم فرید احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم حکیم خورشید احمد صاحب اڑھائی ماہ سے دائیں گھٹنے میں شدید تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ماہر باورچی کی فوری ضرورت

دارالضیافت کے لئے ایک ماہر باورچی کی فوری ضرورت ہے جو پاکستانی۔ چائنیز اور انگریزی کھانے پکانے میں خاص مہارت رکھتا ہو۔ اپنی درخواست مع اسناد اور تجربہ مکرم صدر صاحب / امیر صاحب جماعت احمدیہ کی سفارش کے ساتھ خاکسار سے فوری رابطہ فرمائیں۔

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

فون 212479-213938 فیکس 213111

بقیہ صفحہ 1

power@brain.net.pk

صدر کراچی چیپٹر: 021-5892322

صدر راولپنڈی چیپٹر: 051-5586374

minhasijaz@hotmail.com

صدر اسلام آباد چیپٹر: 051-2296762

mahmood_ahmadsayed@hotmail.com

صدر پشاور چیپٹر: 091-276768

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا مدد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیات بہ گندم کھاتہ نمبر 981-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447 پروپرائٹر

عمر اسٹیٹ ایجنسی

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

9۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

زیورز۔ اب ہر طرح کی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

پیج جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

فون: 04524-214510، 04942-423173

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

اوقات مطب

موسم گرما: صبح 8 تا 1 بجے، شام 4 تا 6 بجے
موسم سرما: صبح 9 تا 1 بجے، شام 3 تا 5 بجے
جمعۃ المبارک: صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ

کامیاب علاج، ہمدردانہ مشورہ

عورتوں کی رحم، اٹھرا، بچوں کا چھوٹے عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مرد و اور عورتوں کا کامیاب علاج

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 211434-212434

فیکس: 04524-213966

فخر الیکٹرونکس

ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر، ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج، واشنگ مشین، ڈش انٹینا، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن

1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

ہم آپ کے منتظر ہوں گے

فون: 7223347-7239347-7354873

AL-FAZAL JEWELLERS

YADGAR CHOWK RABWAH

PH:04524-213649

سی پی ایل نمبر 29

خان نیم پلیٹس

سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ، ویکم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862

Email:knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور